خطبۂ حرم

موسم سرما

اوقات کو غنیمت جانئے!!

تحریر: فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر صالح بن حمید حفظہ اللہ۔ امام مسجد الحرام

حمد و ثناء کے بعد: لوگو! اللہ اس بندے پر کرم کرے جو نظر اٹھائے تو عبرت پکڑے، خاموش ہو تو سوچے، مبتلائے آزمائش ہو تو انا للہ پڑھے اور صبر کرے۔ علم سے بہرہ مند ہو تو عاجزی اپنائے، کام کرے تو بالکل درست اور مستحکم، اور اگر اس سے مانگا جائے تو عطا کرے۔ کلام الٰہی پر عمل کرے اور آج کل کے چکر میں پڑنے یا بہانے ڈھونڈنے سے بچے۔ ''وہ لوگ جو نذر پوری کرتے ہیں، اور اُس دن سے ڈرتے ہیں جس کی آفت ہر طرف پھیلی ہوئی ہوگی، اور اللہ کی محبت میں مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں (اور اُن سے کہتے ہیں کہ) ہم تمہیں صرف اللہ کی خاطر کھلا رہے ہیں ہم تم سے نہ کوئی بدلہ چاہتے ہیں نہ شکریہ، ہمیں تو اپنے رب سے اُس دن کے عذاب کا خوف لاحق ہے جو سخت مصیبت کا انتہائی طویل دن ہوگا۔'' [الانسان: 7 تا 10]

اے اہل اسلام! شب و روز کی گردش، موسموں اور سالوں کا تغیر، اللہ کا بنایا ہوا نظام اور اس کا جاری کیا ہوا طریقہ ہے۔ یہ دن، یہ راتیں، یہ سال اور یہ موسم اہل دنیا کیلئے ہر دم گردش میں رہتے ہیں۔ سو پاک ہے وہ مالک جو مہینے بنانے والا اور زمانے پلٹانے والا ہے، وہی کارفرما مشیت والا، بالغ حکمت والا اور غالب نصیحت والا ہے۔ ایک زندہ دل اور بیدار مومن اس کائنات اور مخلوق کیلئے بنائے ہوئے اللہ کے شب و روز سے نصیحت پکڑتا ہے۔ ﴿يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيۡلَ وَالنَّهَارَ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَعِبۡرَةً لِّاُولِى الۡاَبۡصَارِ﴾ [النور: ۴۴] ''رات اور دن کا الٹ پھیر وہی کر رہا ہے، اس میں ایک سبق ہے آنکھوں والوں کیلئے۔'' ﴿وَهُوَ الَّذِىۡ جَعَلَ الَّيۡلَ وَالنَّهَارَ خِلۡفَةً لِّمَنۡ اَرَادَ اَنۡ يَّذَّكَّرَ اَوۡ اَرَادَ شُكُوۡرًا﴾ [الفرقان: ۶۲] ''وہی ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کا جانشین بنایا، ہر اس شخص کیلئے جو سبق لینا چاہے، یا شکر گزار ہونا چاہے۔''

برادرانِ گرامی! ہمارے دین کی تعلیمات اور مقاصد بھی یہی کہتے ہیں اور سلف صالحین کی روش بھی یہی بتاتی ہے کہ دنیا کے حالات و تغیرات اور گردش شام و سحر کو آخرت کے حالات اور اعمال کے نتائج سے جوڑا جائے تاکہ عبرت و نصیحت حاصل ہو اور آدمی عمل کیلئے تیار ہو۔

اللہ کے بندو! ہر طرف پھیلے ہوئے غور وفکر کے میدان اور عبرت پذیری کے مواقع میں سے ایک موسموں کا ردوبدل ہے کہ کبھی گرمی ہے تو کبھی سردی، کبھی خزاں ہے تو کبھی بہار، کبھی لُو ہے تو کبھی جاڑا اور کبھی بارش کی مسرت ہے تو کبھی مصائب زمانہ۔ موسم سرما کے شب و روز، اس کی ٹھنڈ اور اس کی بارشوں کے حوالے سے چند ایک قابل غور باتیں ہیں جن کا عبرت اور نصیحت کی خاطر تذکرہ مقصود ہے۔ اس موسم سے فائدہ اٹھانے میں سلف صالحین ایسے طرز عمل پر کاربند تھے جو ہمارے لئے قابل غور ہے۔

ابن مسعودؓ فرماتے ہیں: ''موسمِ سرما کو مرحبا کہتے ہیں جس میں برکت اترتی ہے، قیام کیلئے رات لمبی ہوتی ہے اور روزے کیلئے دن چھوٹا ہو جاتا ہے۔'' حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں: ''مومن کیلئے سردی کا موسم بہت ہی خوب ہے جس کی رات قیام کیلئے لمبی ہوتی ہے اور جس کا دن روزے کیلئے مختصر ہوتا ہے۔'' بلکہ امام احمدؒ نے حضرت ابوسعید خدریؓ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''موسم سرما ایک مومن کیلئے بہار کی رُت ہے۔ امام بیہقیؒ نے اس حدیث میں یہ کلمات بھی ذکر کیے ہیں کہ ''اس کی رات لمبی ہوتی ہے تو مومن اسے قیام میں بسر کرتا ہے اور اس کا دن چھوٹا ہوتا ہے تو مومن اسے روزے میں گزارتا ہے۔'' [ہیثمی] اسی طرح امام ترمذیؒ نے اپنی سنن میں حضرت عامر بن مسعودؓ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''سردی کا روزہ بغیر جنگ کے حاصل ہونے والی غنیمت ہے۔'' حضرت عمرؓ فرماتے ہیں: ''موسم سرما عبادت گزاروں کیلئے ایک بڑی نعمت سے کم نہیں۔''

حافظ ابن رجبؒ حدیث مبارکہ کی وضاحت میں فرماتے ہیں کہ ''موسمِ سرما مومن کی بہار اس وجہ سے ہے کہ وہ اس موسم میں نیکیوں کے باغات سے لطف اندوز ہوتا ہے، عبادت کے میدانوں میں گلگشت کرتا ہے اور اعمال کے باغیچے سے اپنے دل کی شادابی کا سامان کرتا ہے۔'' یہ ایسی بیش بہا نعمت ہے جو بغیر کسی قتال کے بغیر کسی محنت کے اور بغیر کسی مشقت کے حاصل ہوتی ہے۔ آدمی کو اس کی تحصیل کی خاطر کسی دشواری اور پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ سرما کی لمبی راتوں میں مومن جہاں نیند اور سکون سے محفوظ رہتا ہے وہیں قیام اور عبادت کا لطف بھی اٹھاتا ہے۔ نیک اور برگزیدہ لوگ اپنی رات ذکر اور عبادت میں کاٹتے ہیں۔ عبادت اور قیام کا ذوق رکھنے والے اپنے پروردگار کے ساتھ لمبی سرگوشیوں کا لطف اٹھاتے ہیں۔ اپنی ضرورتیں اپنے مالک کے حضور پیش کرتے ہیں، اپنی غربت اپنے آقا کو دکھاتے ہیں اور خطا پوش رب کریم کے سامنے اپنے گناہوں کو یاد کرتے ہیں۔ جب موسم سرما آتا تو حضرت عبید بن عمرؒ فرمایا کرتے: ''اے اہل قرآن! رات تلاوت کیلئے دراز ہوگئی ہے

سو تلاوت کرو اور دن روزے کیلئے مختصر ہو گیا ہے سو روزے رکھو۔‘‘

احباب گرامی ! ایک جانب ذکر و تلاوت، دعا و مناجات اور صیام و قیام کی لذت اٹھانے والے ہیں اور دوسری طرف وہ آدمی ہے جو اپنی رات غفلت، فراموشی اور نیند میں مدہوش ہو کر کاٹ دیتا ہے گویا کہ اسے روزِ حساب یاد ہی نہیں۔ کس قدر فرق ہے ان دونوں کی حالت میں......! ایک طرف وہ ہیں جو اپنے رب کو سجدے کرتے ہوئے اور قیام کرتے ہوئے رات گزارتے ہیں، رات کو کم ہی ان کی آنکھ لگتی ہے اور سحر دم وہ مغفرت مانگتے ہیں۔ ﴿وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا﴾ [الفرقان: ٦٥۔٦٦] ’’جو دعائیں کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب! جہنم کے عذاب سے ہم کو بچالے، اُس کا عذاب تو جان کا لاگو ہے۔ وہ بڑا ہی برا ٹھکانہ اور مقام ہے۔‘‘ دوسری جانب وہ ہیں جو غافل ہیں، اپنی نیند میں مدہوش ہیں، لمبی رات فضول گپ بازی میں اور حرام چیزیں پڑھنے، سننے اور دیکھنے میں گزار دیتے ہیں۔

صد افسوس ہے غافلوں کی اس پشیمانی پر اور خطا کاروں کے اس پچھتاوے پر جو انہیں روز قیامت پیش آنے والا ہے۔ میرے دینی بھائیو! حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی وہ نصیحت بھی گہرے غور و فکر کی متقاضی اور سبق کی حامل ہے جو انہوں نے اپنے بیٹے کو یہ کہتے ہوئے کی تھی کہ ’’جاڑے کے دنوں میں وضو مکمل کرنا‘‘ اس کی وجہ یہ ہے کہ طبیعت کی عدم آمادگی کے مواقع پر خوبصورتی سے وضو کرنا ایسا عمل ہے جس سے خطائیں مٹتی اور درجات بلند ہوتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’کیا میں تمہیں ایسے اعمال نہ بتاؤں جن سے گناہ مٹتے اور درجات بلند ہوتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، کیوں نہیں اے اللہ کے پیغمبر ﷺ! ضرور بتائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’طبیعت کی عدم آمادگی کے مواقع پر مکمل وضو کرنا، مسجدوں کی جانب کثرت سے قدم اٹھانا اور ایک نماز کے بعد دوسری کا انتظار کرنا۔ [مسلم]

طبیعت کی عدم آمادگی سے مراد بے انتہا سردی اور جسم کی تکلیفیں ہیں۔ بلکہ ایک مرفوع حدیث میں (جس کی سند حسن ہے) آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’تین اعمال گناہ مٹانے والے ہیں۔ ان میں آپ ﷺ نے ایک عمل یہ بتایا کہ سخت سردی میں مکمل اور پورا وضو کرنا‘‘ مکمل وضو کرنے سے مراد یہ ہے کہ جاڑے کی شدت، بدن کی تکلیف اور دیگر مشقتوں کے باوجود اس عمل سے بتمام و کمال عہدہ برآ ہونا۔ یہ بھی آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ گرم پانی سے وضو کرنے اور وضو کے بعد پانی خشک کرنے کیلئے کسی شے کا استعمال کرنے

میں کوئی حرج نہیں۔ بلکہ یہ اللہ کا فضل و رحمت اور اس کی عطا کردہ آسانی ہے کہ اگر آدمی کو سردی کی شدت سے اپنے لئے خطرہ محسوس ہو تو اس کیلئے تیمّم بھی جائز ہے۔

جب موسم سرما آتا تو ایسے ہی کسی موقع پر حضرت عمرؓ اپنے گورنروں اور والیوں کے نام خطوط ارسال کرتے اور نصیحت کرتے کہ ''سردی آ چکی ہے جو کہ تمہاری دشمن ہے، اس لئے موزوں اور جرابوں سے اور اُون سے اس کا مقابلہ کرو اور اُون کو اپنے اُوپر اور نیچے کا لباس بنالو کیونکہ سردی ایک ایسا دشمن ہے جو بہت جلد داخل ہوتا اور بڑی دیر سے نکلتا ہے۔'' بلکہ اللہ تعالیٰ نے تو اپنے بندوں کو عطا کئے ہوئے گرم لباس کا بطور احسان تذکرہ کیا ہے اور فرمایا: ﴿وَالْأَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ وَ مَنَافِعُ وَ مِنْهَا تَاكُلُوْنَ﴾[النحل:۵] ''اس نے جانور پیدا کئے جن میں تمہارے لئے گرم پوشاک بھی ہے اور خوراک بھی، اور طرح طرح کے دوسرے فائدے بھی۔''

غور کیجئے کہ اس آیت میں کس طرح گرم لباس کو بطور خاص اور علیحدہ سے ذکر کیا حالانکہ عمومی فوائد میں وہ بھی شامل تھا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْأَنْعَامِ بُيُوتًا تَسْتَخِفُّونَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَ يَوْمَ اِقَامَتِكُمْ وَ مِنْ أَصْوَافِهَا وَ أَوْبَارِهَا وَ أَشْعَارِهَا أَثَاثًا وَ مَتَاعًا اِلَى حِيْنٍ﴾ [النحل: ۸۰] ''اس نے جانوروں کے صوف، اون اور بالوں سے تمہارے لیے پہننے اور برتنے کی بہت سی چیزیں پیدا کردیں جو زندگی کی مدت مقررہ تک تمہارے کام آتی ہیں۔''

اس موقع پر اس بات کی جانب توجہ دلانا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کچھ لوگ تپش اور حرارت کے حصول کیلئے آگ جلاتے ہیں یا حرارت۔ پیدا کرنے والے آلات استعمال کرتے ہیں۔ یہ بھی اللہ کا فضل، اس کی نعمت اور اس کی عطا کردہ سہولت ہے لیکن یاد رکھو کہ تمہارے نبی محمد ﷺ نے سونے سے پہلے آگ بجھانے کی تلقین کی ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں موجود ایک حدیث ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''یہ آگ تمہاری دشمن ہے چنانچہ جب سونے لگو تو اسے بجھا دو۔'' اس کی وجہ یہی ہے کہ یہ جلانے اور سانس میں گھٹن پیدا کرنے کا سبب بنتی ہے۔

اللہ کے بندو! ہمارے نبی ﷺ کی اس نصیحت سے بھی عبرت اور سبق حاصل کیا جانا چاہیے جو آپ ﷺ اپنے صحابہؓ کو سخت سردی یا گرمی میں کیا کرتے تھے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جہنم کی آگ کہنے لگی کہ اے میرے رب! میری گرمی میرے ہی لئے گھٹن کا باعث بن گئی ہے۔ لہٰذا مجھے سانس لینے کی اجازت دی جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے دو سانسوں

کی اجازت دے دی۔ ایک سردی میں اور ایک گرمی میں۔'' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''چنانچہ اگر تمہیں جاڑا یا ٹھنڈ محسوس ہو تو یہ بھی جہنم کے سانس کی وجہ سے ہے اور اگر گرمی یا حرارت کا احساس ہو تو یہ بھی جہنم کا سانس ہے۔'' چنانچہ دنیا کی سردی جہنم کی ٹھنڈ یاد دلاتی ہے جس سے ڈرنے اور بچنے کا سامان کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے جنتیوں کی نعمتیں بیان کرتے ہوئے فرمایا: ''وہاں وہ اونچی مسندوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہونگے نہ اُنہیں دھوپ کی گرمی ستائے گی نہ جاڑے کی ٹھنڈ۔'' [الانسان:۱۳]

قتادہؒ فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ گرمی کی شدت ہو یا سردی کی، دونوں تکلیف دہ ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ان دونوں تکلیفوں سے محفوظ فرما دیا۔ چنانچہ جنت کی یہ نعمت انہیں شب بیداری اور جانفشانی پر آمادہ کرتی ہے۔ کیونکہ دنیا کی ہر شے انہیں آخرت کی یاد دلاتی ہے۔'' اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اہل جہنم کے متعلق فرمایا: ﴿هٰذَا فَلْيَذُوقُوهُ حَمِيمٌ وَ غَسَّاقٌ﴾ [ص:۵۷] ''پس وہ مزہ چکھیں کھولتے ہوئے پانی اور یخ بستہ پانی کا۔'' ﴿ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَ لَا شَرَابًاO اِلَّا حَمِيمًا وَ غَسَّاقًا﴾[النبأ:۲۴-۲۵]''اس کے اندر کسی ٹھنڈک اور پینے کے قابل کسی چیز کا مزہ وہ نہ چکھیں گے کچھ ملے گا تو بس گرم پانی اور زخموں کا دھوون۔'' ان آیات کے الفاظ میں ''حمیم، سے مراد گرمی کی شدت اور ''غسّاق'' سے مراد سردی کی شدت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان سے بچائے۔ آمین! یاد رکھو کہ اللہ نے اس دنیا کو سامان عبرت سے اور تغیرات زمانہ کو تفکر و تدبر اور حصولِ نصیحت کے مواقع سے بھرپور بنایا ہے۔ آدمی کو پیش آنے والے ہر واقعے اور ہر نشانی میں محاسبہ نفس کا، نیکی کی جانب لپکنے کا اور روزِ قیامت کی تیاری کا بڑا موقع ہوتا ہے۔

اے بندہ اللہ! جاڑوں میں رات بڑی لمبی ہوتی ہے، اپنی نیند سے اس کی ناقدری نہ کر۔ خیر کے دروازے بڑے وسیع ہیں اس لئے گناہوں کے بوجھ سے اپنی کمر ہلکی کر۔

حضرت معاذؓ اپنی وفات کے وقت رو دیئے اور کہنے لگے: ''میں تو گرما کے روزوں کی پیاس، سردیوں کی راتوں کے قیام اور ذکر الٰہی کی مجلسوں میں علماء کے ساتھ مل بیٹھنے سے محرومی پر رو رہا ہوں۔ ﴿لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍO اِيْلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِO فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ O الَّذِىْ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوعٍ وَ آمَنَهُم مِّنْ خَوفٍO﴾[قریش] ''چونکہ قریش مانوس ہوئے۔ (یعنی) جاڑے اور گرمی کے سفروں سے مانوس۔ لہٰذا اُن کو چاہیے کہ اس گھر کے رب کی عبادت کریں جس نے اُنہیں بھوک سے بچا کر کھانے کو دیا اور خوف سے بچا کر امن عطا کیا۔''

دوسرا خطبہ

حمد وثناء کے بعد، اے اہل اسلام! نوع بہ نوع نعمتیں، حیرت انگیز الات وایجادات، نرم گداز لباس، سردی سے محفوظ سواریاں، رہائش گاہیں اور طرح طرح کے کھانے، یہ ساری نعمتیں جو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کے لوگوں کو مہیا فرمائی ہیں، ان پر نظر دوڑاؤ اور ان پر غور وخوض کرو۔ تمہارے موسم سرما میں اللہ کی عطا کی ہوئی اس قدر سہولتیں، آسانیاں، نوازشیں اور کرم فرمائیاں موجود ہیں جو تم سے پہلے لوگوں کو حاصل نہ تھیں۔

عبرت ونصیحت کے حصول اور خیر کے کاموں میں بازی لے جانے کے بے شمار مواقع میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اپنے دور اور قریب کے ان بھائیوں کو یاد رکھو جن پر موسم کی سختی دو چند ہو چکی ہے، اشیائے خورد ونوش، گرم لباس اور رہائش گاہوں سے محرومی کے سبب ان پر موسم کی مشقت کئی گنا بڑھ گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا گو ہوں کہ اس کی عطا کی ہوئی نعمتیں اور امن وسکون تمہیں ہمیشہ حاصل رہے۔ لیکن جب تم افراد خانہ کے ساتھ یا اپنے بھائیوں کے ساتھ کھانے پینے اور آگ تاپنے کی مجالس آراستہ کرو تو ان خاندانوں کو بھی یاد رکھا کرو جن کے بدن سردی سے ٹھٹھر رہے ہیں۔ ملک شام کے بھائیوں کو یاد رکھو کہ سردی نے ان کے جوڑ ہلا دیئے ہیں۔ یخ بستہ ہواؤں نے ان کے آنسو بہا دیئے ہیں اور آسمان سے برستی برف نے ان کے جسم منجمد کر دیئے ہیں۔ بوڑھے ہوں یا بچے یا عورتیں سب مبتلائے آزمائش ہیں۔ اس پر مستزاد یہ کہ وہ اپنے اہل و عیال اور وطن سے محروم ہو چکے ہیں اور انہیں کوئی رہائش اور لباس بھی میسر نہیں۔ تیری رحمت کا سوال ہے اے ناتوانوں کے والی اور اے خستہ حالوں کے مددگار! ہمارے شامی بھائی حد درجہ پریشان ہیں اور تو ہی ہے جو جلد سے جلد مدد کرنے والا اور کشادگی عطا کرنے والا ہے۔

اے اللہ! ہمارے شامی بھائیوں کو اپنی رحمت، اپنی نوازش اور اپنی عطا کردہ حرارت سے نواز۔ اے اللہ! جو شخص ہمارا، ہمارے دین کا، ہماری امت کا، ہمارے امن کا، ہمارے حکمرانوں کا ہمارے علماء اور صاحبان فضیلت لوگوں کا اور ہمارے اتحاد کا برا چاہے، اسے اپنے آپ میں الجھا دے، اے اللہ! اسے اپنے آپ میں الجھا دے، اس کی چال کو اسی کی جانب پھیر دے اور اے رب العالمین! اس کی فریب کاری کو اسی کی تباہی بنا دے۔

اے اللہ! امت اسلامیہ کو ایسا محکم راستہ عنایت فرما جس پر چلنے سے فرمانبرداروں کو عزت ملے، نافرمانوں کو ہدایت ہو، جہاں نیکی کا حکم دیا جائے اور برائی سے منع کیا جائے، یقیناً تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ آمین!